# برما کے مسلمانوں پر مظالم

# اور مسلم اُمہ کی ذمہ داری!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

**الحمدللّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!**

آج کے مسلمان فکری ونظری اعتبار سے انتشار، اختلاف، افتراق، عدمِ اتحاد اور عدمِ اتفاق سے دوچار ہیں۔ جب کہ دنیائے کفر خواہ وہ یہودی ہوں یا عیسائی، سکھ ہوں یا ہندو اور بدھسٹ، مسلم دشمنی میں سب ''الکفر ملة واحدة'' ......کہ تمام کافر ایک ملت ہیں......کا مظاہرہ اور ثبوت پیش کررہے ہیں۔

اگر ایک طرف امریکہ، برطانیہ اور نیٹو افواج کا انگریز عیسائی اور یہودی' عراق، افغانستان اور پاکستان میں مسلمان بوڑھوں، بزرگوں، جوانوں اور گھر میں موجود خواتین اور بچوں پر بم برسا کران کو اپاہج، قتل اور صفحۂ ہستی سے مٹارہا ہے تو دوسری طرف ہندو اور بدھسٹ انڈیا، کشمیر اور برما میں موجود مسلمان اقلیت کے گھروں اور خیموں میں گھس کران کو ذبح اور تہس نہس کررہا ہے اوران عفت مآب مسلمان ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی عصمتوں اور عزتوں سے کھیل رہا ہے۔

کہنے کو ۵۶/ اسلامی ممالک دنیا کے نقشہ پر موجود ہیں، لیکن کسی ایک ملک کو یہ توفیق نہیں کہ وہ ان مظلوم مسلمانوں کی کوئی مدد کرسکے یا ان کے حق میں کوئی کلمۂ خیر کہہ دے۔ ادھر کفر کا یہ حال ہے کہ کوئی بدفطرت، بدخصلت، موذیٔ اسلام، پیغمبر اسلام اور قرآن کریم کے بارہ میں ہرزہ سرائی یا کوئی یاوہ گوئی کرتا ہے اور مسلمان ردعمل اور جذبات میں آکر اس پر مشتعل ہوجاتے ہیں تو سارا کفر اُن کی پشت پر کھڑا ہوجاتا ہے اور اس موذی اور موہن کو ہرقسم کی مراعات اور اعزازات سے نوازتا ہے۔

زیادہ دور جانے کی ضرورت نہیں، اسی جولائی ۲۰۱۲ء کے مہینہ میں بہاولپور ڈویژن کے شہر ''چنی گوٹھ'' میں ایک بدبخت شخص نے قرآن کریم کو جلایا۔ اُسے رنگے ہاتھوں پکڑ کر عوام نے

دینی حمیت اور دینی غیرت کی بنا پر جلادیا تو تین ہزار لوگوں پر قانون کو ہاتھ میں لینے کا مقدمہ بنادیا گیا اوران کی گرفتاری کے لئے ان کے گھروں اورڈ کانوں پر چھاپے مارے جارہے ہیں۔

یہ بات واضح رہنی چاہئے کہ انصاف پسند حلقے ہمیشہ اس بات کی تائید کرتے آئے ہیں کہ ایسے بدبختوں کو پکڑکر قانون کے حوالہ کرنا چاہئے، تاکہ عدالتی کارروائی مکمل ہونے کے بعد قانون کے مطابق انہیں قرار واقعی سزادی جاسکے، مگر سوچنے کی بات ہے کہ آخر یہ غیور مسلمان اس انتہائی اقدام پر کیوں مجبور ہوئے؟ ہماری سمجھ میں یہ بات آتی ہے کہ ''تنگ آمد بجنگ آمد'' کے مصداق کہ حکمرانوں نے ہمیشہ محب دین پاکستانی عوام کا ساتھ دینے کی بجائے دین دشمن آقاؤں کے احکامات پر عملدرآمد کرنے کو اپنی سعادت سمجھا، اور ایسے گستاخِ رسول اور موہنِ قرآن مجرموں کو ہیرو بنا کر وی آئی پی پروٹوکول کے ساتھ جرمنی اور دوسرے مغربی ممالک کے حکم پر ان کے سپرد کیا۔ ان حالات میں اگرعوام قانون کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں اور قرآن کریم کو جلانے والوں کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں تو قصور حکمرانوں کا ہے، عوام کا نہیں۔

صرف اسی پر بس نہیں، بلکہ ہمارے صدر پاکستان محترم جناب آصف علی زرداری صاحب بھی اس واقعہ پر سیخ پا ہوئے اورمشیر داخلہ جناب رحمٰن ملک کو اس واقعہ کی رپورٹ پیش کرنے کا حکم صادر کیا ہے۔ ادھر اس واقعہ کو آڑ بنا کر انسانی حقوق کی نام نہاد بین الاقوامی تنظیم'' ایمنسٹی انٹرنیشنل'' پاکستان میں توہین رسالت قانون کو ختم کرانے کے لئے پھر سے بے تاب اور سرگرم ہوگئی ہے، روزنامہ امت میں یہ خبر چھپی ہے:

> ''لندن (امت نیوز) انسانی حقوق کی بین الاقوامی تنظیم'' ایمنسٹی انٹرنیشنل'' پاکستان کے توہین رسالت قانون کو ختم کرانے کے لئے سرگرم ہوگئی۔ گزشتہ روز ایک بیان میں تنظیم نے بہاولپور میں قرآن کی بے حرمتی کے ایک ملزم کو پولیس کی حراست سے چھڑانے کے بعد سرعام زندہ جلانے کے واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اس کی بنیادی وجہ مذہبی بے حرمتی سے متعلق قوانین ہیں۔ حکومت پاکستان فوری طور پر ان میں اصلاحات لانے کے لئے اقدامات کرے۔ انسانی حقوق کمیشن پاکستان نے بھی واقعہ کی شدید مذمت کی اور کہا کہ ملوث افراد کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے''۔ (روزنامہ امت، کراچی، ۷رجولائی ۲۰۱۲ء)

پاکستانی مسلم عوام یہ کہنے میں حق بجانب ہے کہ انسانی حقوق کے ان نام نہاد اداروں کو

پاکستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی تو نظر آتی ہے، لیکن نیٹو افواج کی پاکستانی عوام پر ڈرون حملوں کی یلغار کیوں نظر نہیں آتی؟ اسی طرح برما میں ۲۰؍ ہزار مظلوم مسلمانوں کی ہلاکتیں انہیں کیوں نظر نہیں آتیں؟ ۶۵ سال سے انڈیا مظلوم کشمیریوں کے حق خود ارادیت کو دبائے ہوئے ہیں اور انہیں گولہ باری کا نشانہ بنائے ہوئے ہے، انہیں یہ سب کچھ نظر کیوں نہیں آتا؟ کیا وہ انسان نہیں؟ ان نام نہاد انسانی حقوق کے چمپیئوں کی یہ دوغلی اور دوہری پالیسی نہیں تو اور کیا ہے؟۔

برما کے مسلمانوں سے اظہار یکجہتی اور مسلم امہ کو متنبہ، بیدار اور خبردار کرنے کے لئے جمعیت علمائے اسلام (ف) نے پریس کلب میں آل پارٹیز کانفرنس بلائی تھی، جس میں جمعیت علمائے اسلام کے سینیئر رہنما اور سابق سینیٹر حافظ حسین احمد مہمان خصوصی تھے۔ اس اے پی سی میں برما میں مظلوم مسلمانوں کے حالات اور واقعات پر مشتمل ایک اعلامیہ شرکائے کانفرنس کو دیا گیا، جس سے وہاں کے مسلمانوں کی حالتِ زار اور مظلومیت پر کچھ روشنی پڑتی ہے۔ قارئین بینات کو ان مظلوم مسلمانوں کے حالات سے روشناس کرانے کے لئے اسے یہاں نقل کیا جاتا ہے:

''اراکان (برما) میں گزشتہ ماہ ۳ جون سے مسلمانوں کا قتل عام جاری ہے۔ مؤرخہ ۳ جون کو صوبہ ارکان کے ٹاؤنگ گوک شہر میں غیر مسلم (مگھ) مسلح دہشت گردوں نے ایک بس پر حملہ کر کے تبلیغی جماعت کے ۱۰؍ مسلمانوں سمیت ۲۷؍ افراد کو شہید وزخمی کر دیا، بس ڈرائیور نے اس ظلم کو روکنا چاہا تو وہ بھی دہشت گردوں کی گولیوں کا نشانہ بن گیا، اس اندوہناک واقعہ کی اطلاع جب دوسرے شہروں میں پہنچیں تو مسلمانوں نے اس واقعہ کے خلاف پرامن احتجاج کا پروگرام بنایا۔ ۸؍ جون ۲۰۱۲ء کو جب مسلمان پرامن احتجاج کی تیاری کر رہے تھے کہ حکومتی اہلکاروں اور مگھ غنڈوں نے مل کر مسلمانوں کا قتل عام شروع کر دیا اور ساتھ ہی مساجد و دینی فلاحی اداروں کو جلانا شروع کر دیا۔ برما کے مسلمانوں کے قتل عام کو ایک ماہ ہو رہا ہے، اس دوران شہداء کی تعداد ہزاروں جبکہ کئی لاکھ لوگ بے گھر ہو چکے ہیں، مسلمانوں کی ہزاروں بستیوں کو جلا دیا گیا ہے اور قتل عام کا یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔

عرصہ ۶۴ سال سے ارکان کے مسلمان مختلف صعوبتیں اور ظلم وستم برداشت کرتے آرہے ہیں۔ اس دوران کئی بڑے بڑے ''مگھ مسلم قتال'' کے واقعات پیش آئے، جس میں لاکھوں مسلمان تہہ تیغ کر دیئے گئے، لاکھوں ماؤں بہنوں کی عصمتیں تار تار ہوئیں، لاکھوں روہنگیا مسلمان مال ومتاع گھر بار چھوڑ کر دیارِ غیر ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے۔ اس دوران چند عالمی اداروں نے رسمی طور پر احتجاج بھی کیا، لیکن وہ صدا بصحرا ثابت ہوئے۔ برما کی حکومت پر اقوام متحدہ نے مختلف پابندیاں عائد کیں، لیکن وہ بھی بے سود ثابت ہوئیں اور پھر حالیہ چند سال قبل جمہوریت بحالی کی شرط

پر پابندیاں کم ہوئیں، مسلمانوں نے سوچا کہ ظلم میں کمی آئے گی۔ آزادی میسر ہوگی، لیکن ٹاؤ نگ گوک کے سانحہ کے بعد برما کی حکومت کے چہرے سے جمہوریت کا نقاب بھی اتر گیا، کیونکہ انہوں نے صرف رسمی بیان جاری کرنے پر اکتفا کافی سمجھا، کیونکہ انہیں پتہ ہے کہ مسلمانوں کو جتنا دباؤ، جتنا ان کا قتل عام کرو، ان پر ظلم وستم کرو، کوئی پوچھنے، روکنے، ٹوکنے والا نہیں ہے، ورنہ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ٹاؤ نگ گوک کے واقعہ میں ملوث بدھ بھکشوں اور دیگر مگھ درندوں کو فوری گرفتار کرکے تختہ دار پر چڑھادیا جاتا۔

دس جون ۲۰۱۲ء کو اراکان کے دارالحکومت اکیاب کے مشہور علاقہ ''والی السرۃ پاڑہ'' میں بدھ بھکشوؤں اور مگھوں نے ایک مسجد اور اس سے متصل مدرسہ کو آگ لگا کر مکمل طور پر شہید کردیا اور کوئی بھی آگ بجھانے نہ پہنچ سکا، کیونکہ مسلمان گھروں میں محصور ہیں، نکلتے ہی مگھ بلوائی انہیں تہہ تیغ کرنے میں ذرا دیر نہیں لگاتے۔ اکیاب، منگڈو، راسیدنگ، بوتھیدنگ، بولی بازار، ناکفورا اور دیگر علاقوں میں درجنوں کی تعداد میں مسلمانوں کو شہید کردیا گیا ہے، جبکہ ۶ سے زائد روہنگیا مسلمانوں کی بستیوں کو بھی آگ لگا کر بھسم کردیا گیا۔ فسادیوں سے بچنے والے مسلمانوں کا اللہ کے بعد آخری سہارا پڑوسی ملک بنگلہ دیش کی سرزمین ہے، لیکن وہاں تک ان کا پہنچنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے اور اگر وہ بنگلہ دیش کی سرزمین تک پہنچ بھی جائیں تو بنگلہ دیشی حکام انہیں کسی طور پر قبول کرنے کو تیار نہیں اور انہیں واپس برما دھکیل رہے ہیں، کیونکہ پہلے ہی مختلف مواقع پر ہجرت کرنے والے لاکھوں روہنگیا مسلم مہاجرین ریفیوجی کیمپس میں انتہائی کسمپرسی کے عالم میں رہنے پر مجبور ہیں اور بنگلہ دیشی حکام انہیں مکمل سہولیات فراہم کرنے سے عاجز ہیں، اس لئے مزید مہاجرین کا بوجھ وہ اپنے سر لینے کو تیار نہیں ہورہے۔ حالیہ ضمنی انتخابات میں مسلمانوں نے مشہور نوبل انعام یافتہ خاتون اور برما کی اپوزیشن لیڈر آنگ سانگ سوچی کو ملک بھر سے بھاری ووٹ دے کر سو فیصد کامیابی دلائی تھی، اس امید پر کہ اب روہنگیا مسلمانوں کی دادرسی ہوگی اور ان پر عرصہ دراز سے جاری مظالم کا سدباب ہوگا۔ شاید یہی چیز آمر حکمرانوں اور ان کے چیلوں کو ایک آنکھ نہ بھائی، کیونکہ وہ دیکھ رہے تھے کہ اب مسلمان منظم ہورہے ہیں اور اگر یہ ایک بار منظم ہوگئے تو پھر تاریخ شاہد ہے کہ مسلمان ہر آندھی اور ظلم سے ٹکرا جاتے ہیں اور اپنے سامنے والی ہر رکاوٹ کو خس وخاشاک کی طرح بہادیتے ہیں۔

مسلمانوں کے کئی امیدوار بھی ضمنی انتخابات میں کامیاب ہوئے اور اسمبلیوں تک جاپہنچے ہیں اور شاید مسلمانوں کی یہ انتخابی کامیابی آمر حکمرانوں اور ان کے چیلوں کو قبول نہیں جس کو روکنے کے لئے مسلمانوں کی نسل کشی کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اراکان (برما) میں اب تک ۲۰؍ہزار سے زائد مسلمانوں کو بے دردی سے شہید کردیا گیا ہے، جبکہ ۹۰؍ہزار سے زائد افراد ہجرت کرنے پر مجبور ہوگئے

ہیں۔ بڑے پیمانے پر مسلمانوں کے مکانات، مساجد اور مدارس کو نذر آتش کرنے کا سلسلہ جاری ہے، لیکن اس تمام صورتحال پر اقوامِ متحدہ کی خاموشی اور عالم اسلام کی بے حسی نے مسلمانانِ برما کو تنہا کردیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق پوری دنیا کے مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں کہ جسم کے ایک حصہ کو تکلیف ہو تو دوسرا بھی تڑپ جاتا ہے، لیکن برما کے مسلمانوں پر جو قیامت برپا کردی گئی، اس پر عالم اسلام کی جانب سے کوئی آواز نہیں اٹھائی جارہی ہے۔ اراکان (برما) میں مسلمانوں کے قتل عام، اقوام متحدہ و عالمی ذرائع ابلاغ کی مسلسل خاموشی اور عالم اسلام کی مجرمانہ غفلت جاری ہے۔ آل پارٹیز کانفرنس کی جانب سے کراچی میں موجود مسلم ممالک سمیت تمام ممالک کے قونصل خانوں اور انسانی حقوق کے عالمی اداروں کو برما کے مسلمانوں پر برمی حکومت کے مظالم کے خلاف یادداشت پیش کی جائیں گی۔ آل پارٹیز کانفرنس کے شرکاء نے اراکان (برما) میں مسلمانوں کے قتل عام، اقوام متحدہ و عالمی ذرائع ابلاغ کی مسلسل خاموشی اور عالم اسلام کی مجرمانہ غفلت کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ دینی وسیاسی جماعتوں کا نمائندہ اجتماع عالم اسلام سے مطالبہ کرتا ہے کہ:

☆...... وہ اراکان (برما) کے مسلمانوں کے قتل عام، ان کی املاک کی تباہی، بستیوں کو جلانے کے خلاف مؤثر آواز بلند کریں، تاکہ برمی مسلمانوں کو یہ احساس ہو کہ وہ اکیلے نہیں، بلکہ امت مسلمہ ان کی پشت پر ہے۔

☆...... اقوامِ متحدہ برما کے مظلوم و بے کس مسلمانوں پر تاریخ کے بدترین ظلم کے خاتمہ کے لئے اپنا کردار ادا کرے اور اس ظلم کو بند کروائے۔

☆...... پاکستانی حکومت اپنے سفارتی ذرائع استعمال کرتے ہوئے سفارتی سطح پر برما کے مسلمانوں کی ترجمانی کرے اور برما کے مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کو بند کروانے کے لئے اپنا کردار ادا کرے۔

☆...... برما کے ساتھ چونکہ اسلامی ملک بنگلہ دیش کا بارڈر لگتا ہے، اس لئے برمی مسلمان ہجرت کرکے بنگلہ دیش میں پناہ لینا چاہتے ہیں، لیکن بنگلہ دیش کی حکومت انہیں اپنے ملک میں داخل ہونے نہیں دے رہی، جس سے ہجرت کرکے بنگلہ دیش آنے والے برمی مسلمانوں کو سخت اذیت کا سامنا کرنا پڑتا ہے، یہ نمائندہ اجتماع بنگلہ دیش حکومت سے اپیل کرتا ہے کہ وہ مشکل کی اس گھڑی میں برمی مسلمانوں کا ساتھ دیں اور پناہ حاصل کرنے والوں کو پناہ دیں۔

☆.... یہ نمائندہ اجتماع پرنٹ والیکٹرانک میڈیا سے بھی اپیل کرتا ہے کہ وہ اراکان (برما) میں مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے تاریخ کے بدترین مظالم کے خلاف آواز اٹھائیں اور مظلومین برما کا ساتھ دیں''۔

راقم الحروف کو بھی کچھ کہنے کی دعوت دی گئی، میں نے اپنی بات کو چند تجاویز تک محدود رکھا اور کہا کہ:

۱:......مساجد کے ائمہ کرام اپنے جمعہ کے خطبہ میں برما کے مسلمانوں پر جو ظلم وستم ڈھایا جارہا ہے، اس سے عوام کو آگاہ کریں۔

۲:......تمام اسلامی ممالک کے سفارت خانوں کو ان حالات پر مشتمل ایک یادداشت پیش کی جائے۔

۳:......حکومت پر زور دیا جائے کہ وہ قومی اسمبلی اور سینیٹ میں برما کے مسلمانوں پر جو مظالم ڈھائے جارہے ہیں وہ قرارداد کے ذریعہ اس کی مذمت کرے اور سفارتی سطح پر برما کی حکومت سے اس پر احتجاج کیا جائے۔

۴:...... پاکستان کی تمام مذہبی جماعتیں ایک قیادت پر متحد اور مجتمع ہوں، اس سے جہاں پاکستان میں دینی ذہن اور سوچ رکھنے والی عوام اکٹھے اور ایک بھاری قوت ثابت ہوگی، وہاں پوری دنیا میں بسنے والے مسلمانوں کو بھی اس سے تقویت اور ایک سہارا ملے گا۔ ہماری کمزوری یہ ہے کہ ہم انفرادی طور پر محنت اور کوشش کرتے ہیں، لیکن قیادت نہ ہونے کی بنا پر ہماری تمام تر کوششیں بے ثمر اور لاحاصل رہتی ہیں۔ شرکائے کانفرنس نے ان تجاویز کو سراہا۔ اے پی سی کی رپورٹ روزنامہ جنگ نے اپنی دوکالمی خبر کے ساتھ ان الفاظ میں شائع کی ہے۔

> ''کراچی (اسٹاف رپورٹر) جمعیت علمائے اسلام (ف) کے مرکزی رہنما حافظ حسین احمد نے کہا ہے کہ برما (میانمار) میں مسلمانوں کے قتل وغارت گری کے خلاف پارلیمنٹ میں متفقہ قرارداد پیش کرنے کی کوشش کی جائے گی اور اس سلسلہ میں مختلف سفارتخانوں کو یادداشتیں بھی جمع کرائی جائیں گی۔ حکومت برما میں مسلمانوں کے خلاف ڈھائے جانے والے ظلم وستم پر خاموشی توڑ کر کردار ادا کرے۔ وہ جمعہ کو کراچی پریس کلب میں جے یو آئی کراچی کے زیر اہتمام آل پارٹیز کانفرنس بعنوان ''برمی مسلمانوں پر مظالم اور مسلم امہ کی ذمہ داری'' سے بحیثیت مہمان خصوصی خطاب کررہے تھے۔ اس موقع پر پیپلز پارٹی کراچی ڈویژن کے قائم مقام صدر عصمت اللہ خان، امیر جماعت اسلامی کراچی محمد حسین محنتی، جے یو آئی کراچی کے امیر قاری محمد عثمان، جے یو پی کے محمد صدیق راٹھور، مستقیم نورانی، پی ڈی پی کے بشارت مرزا، عوامی مسلم لیگ کے محفوظ یار خان، قاری ضمیر اختر، محمد اشرف گورمانی، مولانا طاہر ارکانی، ضیاء عباس، مولانا اعجاز مصطفیٰ، مولانا محمد افضل سردار، غازی عبداللہ نے بھی خطاب کیا۔ نظامت کے فرائض محمد اسلم غوری نے انجام دیئے۔ حافظ حسین احمد نے مزید کہا کہ ۹ اور ۱۰ جولائی کو پشاور میں جے یو آئی کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہورہا ہے جس میں اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کا پلیٹ فارم او آئی سی مسلمانوں کا تحفظ کرنے میں ناکام رہا ہے، بلکہ یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ او آئی سی، آئی سی یو

میں پڑا ہے۔ برما کے مسلمانوں سے اظہار یکجہتی کے لئے ہر جمعہ کو مساجد میں اجتماع منعقد کئے جائیں اور اس سلسلہ میں کمیٹی تشکیل دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں کوئی فرقہ وارانہ فسادات نہیں ہورہے، بلکہ حکومت کی ناقص پالیسیوں کے سبب علیحدگی کے نعرے لگ رہے ہیں، حکومت کو اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ امریکا اور اس کے اتحادی ۴۸ ممالک افغانستان میں شکست کھانے کے بعد وہاں سے پیش قدمی کرنا چاہتے ہیں، لیکن امریکہ وہاں سے اتنی آسانی سے نہیں نکلے گا۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ ۶۴ سالوں سے مسلمانوں پر مظالم ڈھائے جارہے ہیں، امریکا اور استعماری طاقتیں مسلمانوں کو کمزور کرنا چاہتی ہیں اور جو کچھ برما میں انسانیت سوز سلوک کیا جارہا ہے، اس پر ہیومن رائٹس تنظیموں کی خاموشی معنی خیز ہے۔ عصمت اللہ خان نے کہا کہ پیپلز پارٹی برما کے مسلمانوں کے ساتھ مکمل اظہار یکجہتی کرتی ہے، اس سلسلہ میں جے یو آئی اگر ایک قدم آگے بڑھے گی تو ہم دوقدم آگے بڑھنے کے لئے تیار ہیں۔ محمد حسین محنتی نے کہا کہ برما کے معاملہ پر آج سب خون کے آنسو رورہے ہیں۔ مسلم امہ پوری دنیا میں قتل وغارت گری کا شکار ہے، جس کا اصل سبب یہ ہے کہ مسلمان منتشر ہیں اور کفر یکجا ہوکر انہیں ماررہا ہے۔ قاری عثمان نے کہا کہ پوری امت مسلمہ اسلام دشمنوں کے نرغے میں ہے اور کہیں بھی مسلمان کفار کی جارحیت سے محفوظ نہیں ہیں''۔ (روزنامہ جنگ کراچی، ۱۶ شعبان ۱۴۳۳ھ، ۷ جولائی ۲۰۱۲ء)

آج مسلمانوں کی اکثریت یہ کہتی ہے کہ اقوام متحدہ کا ادارہ درحقیقت امریکہ کی لونڈی بن کررہ گیا ہے، امریکہ جو چاہتا ہے، اقوام متحدہ اس کا تابع فرمان بن کر اس کا حکم بجالاتا ہے اور امریکہ جو نہیں چاہتا، اقوام متحدہ اس مسئلہ پر چپ سادھ لیتا ہے۔ اسی طرح اسلامی ممالک نے ایک ادارہ او آئی سی بنایا تھا، جس کا مقصد یہ تھا کہ اسلامی ممالک اس فورم پر اپنے مسائل حل کریں گے اور مسلمانوں کا تحفظ، ان کی رہنمائی اور خیرخواہی کی جائے گی، لیکن یہ بھی اپنے مشن اور مقصد میں اب تک ناکام رہا ہے، اور یہ ادارہ بھی اغیار کا تابع مہمل بن کررہ گیا ہے۔

ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے سفارتی ذرائع استعمال کرتے ہوئے برما کے مسلمانوں کی مدد ونصرت کرے اور دوسرے اسلامی ممالک کو بھی اس طرف متوجہ کرے۔

پاکستانی مسلم عوام سے بھی درخواست ہے کہ برما کے ان مظلوم مسلمانوں کے حق میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعائیں بھی کریں اور دامے، درمے، قدمے، سخنے ان کی مدد ونصرت بھی کریں، اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

**وصلی اللّٰہ تعالیٰ خیر خلقه سیدنا محمد وعلیٰ آله وأصحابه أجمعین**